بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الفضل

قادیان — خطبہ نمبر (۱۷)

ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر —— یوم یک شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۳ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | ۸ جمادی الثانی ۱۳۶۲ ھ | ۱۳ ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح نو بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی دعاؤں کے نتیجہ میں کل صبح کو بھی بہتر تھی۔ یعنی درجہ حرارت ۹۹ کے قریب رہا۔ اور خدا کے فضل سے شام کو نارمل آگیا۔ اور بجز اس کے کہ رات کے ایک حصہ میں ۹۹ درجہ سے کچھ اوپر ہو گیا تھا (جو تھوڑی دیر رہا) اس وقت تک نارمل ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ اس وقت ۹ بجے صبح درجہ حرارت ۹۸.۱ ہے۔ البتہ حضور کو ابھی تک کافی ضعف ہے۔ مگر خدا کے فضل سے دیگر علامات کھانسی اور جوڑوں کی درد میں بھی نمایاں طور پر کمی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضور پر جو یہ فضل فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں ہم عاجزوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور بہت عاجزی سے اور بھی دعائیں کریں تا کہ خدا تعالےٰ

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا مقصد

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۴ جون ۱۹۴۳ء

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہم جماعت احمدیہ کے افراد

ایک جماعت میں داخل

ہوئے ہیں۔ پہلے ہم میں سے کوئی حنفی تھا۔ کوئی وہابی تھا۔ اور کوئی شیعہ تھا۔ غرض ہم مختلف فرقوں اور پھر مختلف مذہبوں سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن ہم اپنے خیالات کو چھوڑ کر احمدی جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ایک شخص نے یہ دعوےٰ کیا تھا کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ اور ہم نے اس کے اسی دعوے کو قبول کر لیا۔ اس لئے ہم اس کی جماعت میں شامل ہو گئے۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا صرف اسی قدر کافی نہیں تھا۔ کہ ہم خدا کے مامور کی اس آواز کو اپنے گھروں میں بیٹھے بیٹھے درست تسلیم کر لیتے۔ اور پھر مرنے کے بعد ہم خدا کو کہہ دیتے کہ چونکہ ہم نے تیرے مامور کو مان لیا تھا اس لئے ہم جنت کے مستحق ہو گئے ہیں۔ آخر ہم کیوں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی پھر آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کی۔ کیا صرف اسی لئے ہم نے یہ سب کچھ کیا۔ تا کہ ہم احمدی کہلانے لگ جائیں؟ ہرگز نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جب ہم نے خدا کے مامور کو مانا اور اس کی خاطر اپنی رشتہ داریاں چھوڑیں۔ طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کیں تو یہ سب کچھ صرف اپنا نام

احمدی کہلانے کے لئے نہیں

کیا تھا۔ بلکہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مامور آیا کرتا ہے۔ تو اس کی بعثت کی ایک خاص غرض ہوا کرتی ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس غرض کو پورا کریں۔ ہم لوگوں کو بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے ہیں۔ اس غرض کو پورا کرنا چاہیئے جس کے لئے حضور مبعوث ہوئے۔ ورنہ صرف نام کے احمدی کہلانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والے مامور کو ماننے اور اس کی جماعت میں داخل ہونے کے

دو بڑے مقصد

ہوا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی قوت قدسی کے ذریعے اپنے آپ کو دنیاوی گندوں اور آلائشوں سے پاک کر لیا جائے اور دوسرے یہ کہ جس کام کے لئے وہ مامور مبعوث ہوا اس کام میں اس کی مدد کی جائے۔ گو اگر خدا تعالےٰ چاہے تو وہ ایک شخص سے بھی سب کام کرا سکتا ہے۔ لیکن خدا نے اپنی یہ سنت مقرر کر رکھی ہے۔ کہ وہ اپنے مرسل کے کاموں میں دوسرے لوگوں کو بھی شریک کر لیا کرتا ہے تا کہ وہ بھی ثواب اور انعام حاصل کرنے کے مستحق ہو جائیں۔ چنانچہ اس سنت کے ماتحت قرآن مجید میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپ نے لوگوں کو پکارا

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ

اور آپ کے حواریوں نے جواب میں کہا۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کہ ہم اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پس ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم صرف احمدی کہلانے پر اکتفا نہ کریں۔ بلکہ اس جماعت میں داخل ہونے اور اللہ تعالےٰ کے مامور کو ماننے کے اصل مقصد کو یاد رکھیں اور اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر ایک فوج میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور

ہمارا پہلا مقصد

یہ ہے کہ اس فوج میں شامل ہو کر ہم جہاد کریں۔ ہر زمانہ اور حالات کے مطابق جہاد کی شکل بھی تبدیل ہوتی رہا کرتی ہے۔ اس زمانہ میں اسلام اور احمدیت کی خاطر سب سے بڑا جہاد یہ ہے۔ کہ ہم اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کریں۔ جو شخص نماز میں پڑھتا ہے دوسرے نیکی کے کام کرتا ہے۔ لیکن تبلیغ نہیں کرتا۔ وہ کبھی بھی اپنے فرض کو ادا کرنے والا نہیں کہلا سکتا۔ دنیا میں جب کوئی شخص فوج میں داخل ہوتا ہے۔ تو اس کا کام صرف پریڈ کرنا اور وردی پہن لینا نہیں ہوتا بلکہ ضرورت کے وقت اسے جنگ پر جانا پڑتا ہے وہ اپنے افسروں کے احکام کا پابند ہوتا ہے اسکی ہر آواز پر لبیک کہتا ہے اسی طرح احمدی جماعت میں شامل ہو کر اور الٰہی فوج میں داخل ہو کر ہمارے ذمہ بھی جہاد اور اسلام کی تبلیغ کا فرض عائد ہوتا ہے۔ جس کے ادا کرنے کے بغیر ہم ہرگز سچے احمدی نہیں کہلا سکتے۔

ہمیں یہ بات بالخصوص یاد رکھنی چاہیئے کہ تبلیغ کے اہم فریضہ میں کوئی استثنےٰ نہیں ہے۔ بلکہ بلا استثنا ہر ایک شخص ہم میں سے تبلیغ کرنے کا پابند ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سوائے بیماروں اور معذوروں کے ہر شخص پر جہاد فرض ہوا کرتا تھا اور جو شخص جہاد میں شریک نہ ہوتا تھا اس سے سخت باز پرس کی جایا کرتی تھی۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے آخری ایام کا ذکر ہے کہ حضور کو شام کی طرف

ایک مہم پر

جانا تھا۔ عام طور پر تو حضور کا طریق یہ تھا۔ کہ جنگ پر جاتے ہوئے مصلحتاً یہ نہیں بتایا کرتے تھے۔ کہ کس طرف جانا ہے۔ لیکن یہ سفر چونکہ لمبا تھا۔ اس لئے حضور نے اعلان فرما دیا۔ کہ شام کی طرف جانا ہے۔ اس سفر میں

چالیس ہزار سپاہی

حضور کے ہمراہ تھے۔ ۸۰ کے قریب افراد ایسے تھے۔ جو حضور کے ہمراہ نہیں گئے تھے۔ ان میں سے چند تو معذور تھے۔ اور اکثر منافق تھے۔ جو معمولی اور آسان مہموں میں تو شریک ہو جاتے۔ لیکن جب کوئی مشکل مہم درپیش ہوتی۔ تو ادھر ادھر کے بہانوں سے اسے ٹال دیتے۔ ان دنوں سخت گرمیوں کا موسم تھا اور فصل پکے ہوئے تھے۔ جن کی وجہ سے سفر کرنا سخت مشکل تھا۔ لیکن باوجود ہر طرح کی مشکلات کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ فرض کفایہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی نہ بھی جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ سب کو بلا استثنا جانا پڑا۔ اور جو لوگ نہیں گئے تھے۔ ان سے جواب طلبی کی گئی۔ منافق تو جھوٹے بہانے بنا کر چھوٹ گئے۔ لیکن تین [illegible] جو مومن تھے۔ جنہیں

کوئی معذوری نہ تھی۔ بلکہ

محض سستی اور غفلت

کی وجہ سے وہ نہ گئے تھے۔ ان میں سے ایک تو ایسے تھے۔ جو ہجرت سے پہلے ہی مدینہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ اور عقبہ کے موقعہ پر حاضر تھے۔ اور انہوں نے اسلام کی بہت خدمت کی تھی اور سوائے بدر کے موقعہ کے جبکہ ان کو یہ خیال تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف قافلہ کو روکنے کے لئے جا رہے ہیں۔ وہ ہر ایک مہم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گئے تھے۔ اور دوسرے دو شخص بھی کوئی معمولی انسان نہ تھے۔ بلکہ دونوں بدری تھے۔ ان تینوں میں سے ایک یعنی

حضرت کعب بن مالک

خود کہتے ہیں۔ کہ میرے پاس کافی مال تھا۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ جب میں چاہوں گا سفر کے لئے تیاری کر لوں گا اس لئے ان سے سستی ہو گئی۔ آخری دن جب بازار میں گئے۔ تو لشکر جانے والا تھا۔ اس لئے بازار میں بہت ہجوم تھا۔ پھر خیال کیا۔ کہ کل آ کر سامان خرید لوں گا۔ اس طرح رہتے رہتے وہ رہ گئے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان

تینوں سے سخت باز پرس کی

یعنی ان کا مقاطعہ کر دیا۔ کہ کوئی مسلمان ان سے بات نہ کرے۔ حضرت کعب ابن مالک کہتے ہیں۔ کہ مقاطعہ کے ایام میں یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا زمین و آسمان ہمارے لئے بدل گئے ہیں۔ دن رات ہم روتے رہتے۔ اور کوئی ہمیں سلام تک کا جواب نہیں دیتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے خود ان کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ زمین باوجود فراخ ہونے کے ان کے لئے تنگ ہو گئی تھی۔ آخر پچاس دن کے بعد الہاماً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا۔ کہ ان کی توبہ قبول کر لی گئی ہے۔ اب دیکھو وہ صحابی تھے۔ انہوں نے

بڑی بڑی خدمات

کی تھیں۔ لیکن حضور نے اتنی شدید باز پرس کی۔ کہ ان کی بیویوں کو ان کے پاس جانے سے منع فرما دیا۔ چنانچہ ان میں سے ایک کی بیوی نے درخواست کی کہ میرا خاوند بوڑھا ہے۔ اس لئے اس کی خدمت کرنے کے لئے اس سے ملنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دیدی۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاد کرنے میں کوئی استثنےٰ نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر شخص کا فرض ہوتا ہے۔ کہ اس میں شامل ہو۔ اور جو شخص دانستہ طور پر اس میں حصہ نہ لے۔ وہ سخت باز پرس کا مستحق ہوتا ہے۔ پس پہلی بات جو ذہن نشین کر لینی چاہئے وہ یہ ہے۔ کہ احمدیت میں داخل ہو کر

تبلیغ ہم میں سے ہر ایک پر فرض

ہو جاتی ہے۔ اسلام کی تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے۔ کہ ایک مومن اگر اس میں سستی کرے گا۔ تو ساری گذشتہ خدمات کے باوجود اس سے باز پرس ہوگی۔ منافقوں کو تو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مومنوں کو نہیں۔ جن صحابہ کے مقاطعہ کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ان کا ایمان اس پایہ کا تھا۔ کہ ان میں سے ایک یعنی کعب بن مالک کو اس دوران میں غسان کے عیسائی بادشاہ نے خط بھیجا۔ کہ میں نے سنا ہے۔ کہ تم پر ظلم ہوا ہے تم میرے پاس آ جاؤ۔ کعب بن مالک نے یہ خط پڑھ کر اسے تنور میں ڈال دیا۔ دیکھو کعب بن مالک ایسا

اعلےٰ درجہ کا ایمان

رکھتا تھا۔ پھر بھی اس سے مقاطعہ کیا گیا۔ پس تبلیغ میں حصہ لینا ایک فرض ہے ساری نیکیوں کے باوجود اگر اس میں ہم کوتاہی کریں گے۔ تو باز پرس کے مستحق ہوں گے۔ خدا تعالےٰ ہمیں

تبلیغ کا فرض

کما حقہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ایک نہایت ضروری یاد دہانی

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعا جاری رکھیں۔ صدقات دیں خواہ انفرادی طور پر اور خواہ اجتماعی طور پر اور جو روزے رکھ سکیں۔ وہ جمعرات اور پیر کے روزے رکھتے جائیں۔ اور تہجد میں دعائیں کریں ؎

دوسری بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو میری اطاعت کرتا ہے۔ وہ دراصل میری نہیں بلکہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت بھی دراصل ہم خدا کی خاطر ہی کرتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ جو میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ دراصل میری اطاعت کرتا ہے۔ ہمیں اپنے اندر اس حدیث نبوی کے مطابق

اطاعت کا مادہ

پیدا کرنا چاہیئے۔ ہم میں سے بعض میں یہ کمزوری ہوتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حکم دیں۔ تو فوراً مان لیں گے۔ لیکن اگر حضور کا مقرر کردہ کوئی افسر حکم دے۔ تو اسے ٹال جائیں گے۔ حالانکہ ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ دین محمد یا اللہ بخش کی اطاعت دراصل دین محمد اور اللہ بخش کی اطاعت نہیں ہوتی۔ بلکہ

خلیفۂ وقت کی اطاعت

ہوتی ہے۔ اور خلیفہ کی اطاعت اصل میں خدا تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ دراصل پابندی کے بغیر کوئی نظام نہیں چل سکتا اور کامیابی کے لئے اپنے افسروں کی اطاعت نہایت ضروری ہوتی ہے۔ فوج کو دیکھو کتنی سختی سے ان سے افسروں کی اطاعت کرائی جاتی ہے۔ وہ تو صرف روٹیوں کی خاطر اطاعت کرتے ہیں۔

لیکن دنیا میں صرف ہماری ہی ایک ایسی جماعت ہے جو محض خدا کے لئے اطاعت کرتی ہے۔ ہمیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ ہمیں ایک ایسی نیکی کی توفیق مل رہی ہے۔ جو دنیا کی کسی قوم کو حاصل نہیں بلکہ گزشتہ تیرہ سو سال میں کسی زمانہ میں بھی یہ موقعہ کسی کو نہیں ملا۔

پس ہمیں اطاعت کا اعلےٰ نمونہ دکھا کر یہ نیکی حاصل کرنی چاہیئے نیکی یہ نہیں کہ نماز روزہ کی تو پابندی کی جائے لیکن اگر کوئی افسر حکم دے تو انکار کر دیا جائے۔ اس طرح تو پہلی نیکیاں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالےٰ توفیق دے۔ کہ ہم ادنےٰ سے ادنےٰ انسان کی اطاعت بغیر کسی ریا کے محض خدا کی خوشنودی کی خاطر کریں۔

ہم پر یہ

خاص خدا کا فضل

ہے۔ کہ ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قرب میں اور سلسلہ کے مرکز میں رہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہر ایک نیک امر میں ہمیں دوسری جماعتوں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں۔ ہمیں اپنے سامنے صحابہ کا نمونہ رکھنا چاہیئے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی نمونہ نہیں مل سکتا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنگ تبوک کے موقعہ پر سات آدمی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سفر کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سواریاں مانگیں قرآن کریم ان سات آدمیوں کے متعلق فرماتا ہے کہ جب رسول کریم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں۔ تو وہ آپ کے پاس سے غم اور افسوس کی وجہ سے آنسو بہاتے ہوئے رخصت ہوئے۔ ان کو یہ خیال نہیں آیا کہ چلو سواری نہ ہونے کی وجہ سے جہاد میں جانے سے بچ گئے۔ بلکہ ان کے دلوں میں افسوس اور غم پیدا ہوا۔ یہ نمونہ ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو عمل کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم صرف باتیں بنانے والے نہ ہوں۔ بلکہ کام کرنے والے سچے احمدی ہوں۔ ہم میں بہت سی کمزوریاں ہیں ان کمزوریوں کے بد نتائج سے اسی صورت میں ہم محفوظ ہو سکتے ہیں جبکہ ہم

ایک وجود بن کر کام کریں

اطاعت کا اعلےٰ نمونہ دکھائیں اور پہلے کے سابقین کی طرح وقت آنے پر یہ نہ کہدیں کہ جا تو اور تیرا خدا جا کر لڑتے پھرو بلکہ پورے جوش کے ساتھ وقت کے تبلیغی جہاد میں حصہ لیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ خدا کا فضل جلد ہم پر نازل ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر بھی افضال اسی وجہ سے نازل ہوئے۔ کہ انہوں نے قربانی اور اطاعت کا اعلےٰ نمونہ دکھایا پس قربانی ہی خدا کے فضل کو قریب کرنے والی ہوا کرتی ہے۔

آخر میں میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس جمعہ میں بھی تشریف نہیں لائے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کی

صحت اور درازئی عمر

کے لئے نماز کے اندر نماز کے باہر دعائیں کرتے رہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا تھا درود شریف کے ورد سے بھی ہم حضور کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔

پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کچھ بیمار ہیں۔ ان کے لئے حضرت ام المومنین کے لئے بھی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

شیخ بشیر احمد صاحب بھی ابھی بیمار ہیں ان کے لئے بھی احباب دعا کریں۔ اکثر مخلصوں نے صدقات دیئے ہیں۔ لیکن ابھی صدقات اور دعا کی بہت ضرورت ہے۔ کنواں اس وقت تک نہیں نکلا کرتا جب تک کہ خاص درجے تک مٹی نہ کھودی جائے۔ اسی طرح دعا کی قبولیت کے لئے بھی خاص کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے ہمیں اتنی دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا عرش سے دیکھے کہ ساری جماعت دعاؤں میں لگی ہوئی ہے۔ تا اس کی رحمت جوش میں آئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ

بعض خاص گھڑیاں

ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان میں جو دعا کی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا۔ کہ بعض لوگ غصہ میں اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو۔ یا اپنے مال کے لئے بددعا کر دیتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ جب ایسی بددعا کی جائے۔ تو وہ قبولیت کی گھڑی ہو اور وہ بددعا قبول ہو جائے پس جب بددعا خاص گھڑیوں میں قبول ہو جاتی ہے تو دعا کیوں قبول نہ ہو گی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں دعا کرنے کی توفیق دے۔ اور کمزوریوں اور غلطیوں سے درگزر فرمائے آمین۔

سابقون کا دوسرا دور ۳۱ جولائی ہے

"میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے وہ جلد سے جلد اب ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اول تو کوشش کریں۔ کہ جون میں ہی ان کا چندہ ادا ہو جائے۔ اگر جون میں ادا نہ کر سکیں تو جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر جولائی میں ادا نہ کر سکیں۔ تو اگست میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ جو سابق کی روح اپنے اندر رکھتے۔ اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے معتدبہ حصہ ایسے احباب کا ہے جنہوں نے ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کو مرکز میں داخل کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ایک کافی تعداد ایسے احباب کی ہے جن کا چندہ مئی میں ادا ہونے کا وعدہ تھا۔ مگر ادا نہیں ہوا۔ یا اس کا کچھ حصہ ادا نہیں ہوا۔ ایسے دوست جو کوشش کے باوجود ۳۱ مئی تک ادا نہ کر سکے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد بالا کو پڑھیں۔ اور مایوس نہ ہوں یہ سچ ہے۔ کہ ہمارے نزدیک تو وہ اب مئی میں ادا کرنے والوں کی فہرست میں نہیں آسکتے۔ مگر خدا کے نزدیک ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے اخلاص کی وجہ سے مئی میں ادا کرنے والوں کی فہرست میں آ جائیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ ایک شخص جون جولائی یا اگست میں چندہ ادا کرے۔ مگر خدا کے حضور اپریل بلکہ مارچ میں ادا کرنے والوں کی فہرست میں آ جائے"۔ پس وہ جو ابھی تک اس سال کا چندہ ادا نہیں کر سکے۔ وہ جون میں ادا کریں۔ اگر جون میں کامیاب نہ ہوں۔ تو جولائی میں ادا کریں"

بیرون ہند کے کارکن اور افراد

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے کارکن اور افراد توجہ فرمائیں۔ کہ اگرچہ بیرون ہند کی وعدوں کی فہرستوں سے جو حضور کے سامنے پیش ہو کر آئی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ بالعموم دوستوں کا عزم ہے کہ وہ سال نہم کے وعدے اکتوبر تک ادا کر دیں لیکن میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ انہیں ۳۱ جولائی تک یہ چندہ بصورت چیک ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر داخل کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح وہ ۳۱ جولائی تک ادا کر کے سابقون الاولون کی صف اول میں آ جاتے ہیں پس ۳۱ اکتوبر تک تو وہ ادا کرنے والے ہیں لیکن اگر ۳۱ جولائی تک ادا کر دیں تو سابقون کی صف اول میں بھی آ جائیں گے۔ اور حضور کی خوشنودی اور دعا کے بھی حامل کرنے والے ہوں گے

زمیندار جماعتیں اور افراد

زمیندار احباب کے لئے جون کے آخر یا ۱۵ جولائی تک مدت مقرر ہے۔ اگر وہ ہمت کریں۔ تو ان کے وعدوں کا بہت سا حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں قحط کی وجہ سے بہت سے بوجھ ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جب وقت انسان کے تباہی کے سامان نظر آتے ہیں تو قربانی [illegible] کی روح بھی بہت بڑھ جایا کرتی ہے" جس طرح بیرون ہند کے احباب کے واسطے ۳۱ جولائی تک کی ادائگی سابقون اولون کی فہرست اول میں آنے کا موجب ہے۔ اسی طرح زمیندار احباب کے لئے بھی ۱۵ جولائی یا ۳۱ جولائی تک ادائگی سابقون اولون کی صف اول میں لانے کا موجب ہے پس نہ صرف زمیندار احباب بلکہ بیرون ہند کے احباب اور شہری جماعتوں کے دوست ۳۱ جولائی تک ادا کر کے سابقون کے دوسرے دور میں شامل ہوں۔ الناظر

مذاکرہ علمیہ

رجم کا ذکر قرآن مجید میں

رہا یہ سوال کہ شادی شدہ کی سزا کا کہاں ذکر ہے۔ سو قرآن مجید کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے زنا کو فساد فی الارض کی بدترین صورت قرار دیا ہے۔ جیسے فرمایا۔ کہ لوط علیہ السلام کی قوم بدفعلی کی مرتکب ہوتی تھی۔ تو انہوں نے خدا تعالےٰ سے دعا کی۔ ربّ انصرنی علی القوم المفسدین (عنکبوت ع ۳) کہ اے خدا ان مفسدین پر مجھے غلبہ دے۔ اسی طرح فرعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "یستحیی نساءہم .... وکان من المفسدین" (قصص ع ۱) کہ وہ بنی اسرائیل کی عورتوں کی حیا سلب کرتا تھا۔ اور یہ فعل فساد کی بدترین صورت تھی۔ اس لئے فرعون کو مفسدین میں سے قرار دیا گیا اسی طرح فرمایا "ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار (ص ع ۳) اس آیت میں فجار کا لفظ مفسدین کے بالمقابل رکھ کر بتا دیا۔ کہ زنا فساد کی ایک بدترین صورت ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا اذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیہا ویہلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد۔ کہ بعض دنیادار لوگ حکومت کو پاکر فساد کے اس طور پر مرتکب ہوتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں کی ہلاکت کا موجب بنتے ہیں۔ یعنی زناکاری کا شیوہ اختیار کر لیتے ہیں۔ گویا اس آیت میں بھی زنا کو فساد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اب فساد فی الارض کی مختلف نوعیتوں کے مطابق خدا تعالےٰ نے ان کی سزا بھی مختلف بیان فرمائی ہے۔ جیسے کہ فرماتا ہے ان

الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف او ینفوا من الارض (مائدہ ع ۵) یعنی فساد فی الارض کی مختلف نوعیتیں ہیں اور ان کے مطابق ان کی سزا بھی مختلف ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ زنا جو فساد فی الارض کی بدترین صورت ہے۔ اس کے مرتکب ہونے والوں کے ایک فریق کی سزا صریحاً قرآن مجید میں بیان فرما دی گئی ہے۔ اب دوسرے فریق کی سزا کی طرف اس آیت میں لفظ یقتلوا سے اشارہ فرمایا۔ کہ ایسے لوگ واجب القتل ہیں۔ اور یہ کہ ان کی سزا یکدم وارد نہ کی جائے۔ بلکہ اس میں ایک تسلسل اور تدریج کی صورت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ تقتّل کا لفظ تسلسل اور تدریج پر دال ہے۔ پھر جب دوسری آیات کو جن میں سزا کی مزید وضاحت ہے ملا کر دیکھتے ہیں تو صاف طور پر اس سزا کا نقشہ ذہن میں آجاتا ہے۔ جو شادی شدہ لوگوں کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے غیر شادی شدہ زانی کی سزا کا ذکر فرماتے ہوئے اس کے ساتھ ولیشہد عذابہما طائفۃ کے الفاظ فرمائے ہیں۔ اور جب ادنےٰ فریق کی سزا دہی کے ساتھ اس حکم کا تعلق قائم کیا گیا۔ تو اس سے برتر فریق کی سزا کے ساتھ اس حکم کا تعلق بطریق اولےٰ ہوگا۔

یاد رہے کہ شہد کے لفظ کے دو معنے ہیں۔ اول حاضر ہونا دوم کسی کام میں شریک ہونا۔ چنانچہ دوسرے معنوں کے متعلق ایک اور آیت والذین لا یشہدون الزور بھی وضاحت کرتی ہے۔ کہ شہود کے معنے بعض مواقع پر کام میں شامل ہونے کے ہوتے ہیں۔ اور مذکورہ بالا آیت میں یہی معنے مراد ہیں۔ کہ جو لوگ زور کے کاموں میں حصہ نہیں لیتے۔ گویا اس فعل بد کے ہر دو قسم کے مرتکب ہونے والوں کے لئے ایک ہی جامع لفظ بیان کر دیا۔ البتہ ان دونوں میں یہ فرق رکھ دیا گیا۔ کہ ایک فریق کو صرف تدریجی رنگ میں سزا دلانے پر اکتفا کیا گیا۔ اور اس میں عملاً مختلف لوگوں کو حصہ دار بننا ضروری قرار نہ دیا گیا۔ لیکن دوسرے گناہ کی سزا میں خود ایک طائفہ کو حصہ لینا پڑتا ہے۔ اس لئے اس آیت میں سزا کی صورت کی طرف اشارہ کر دیا۔ کہ اسے اجتماعی طور پر سزا دی جائے۔ اور پہلی آیتوں میں اس کو فساد کا مرتکب قرار دے کر اس کی سزا کی نوعیت بیان فرما دی۔ جسکو یقتلوا کے الفاظ میں بیان کیا۔ جس کے معنے بری طرح سے اور ایسے طور پر قتل کرنے کے ہیں۔ کہ باعث موت کا اثر عام حالات میں تدریجی طور پر ظاہر ہوتا ہو۔ کیونکہ یہ باب تفعیل ہے۔ جو تدریج اور تسلسل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور بدترین صورت کی سزا بدترین ہی رکھی۔ اور بری طرح سے قتل کئے جانا۔ اور اس کی سزا میں ایک گروہ کے شریک ہونے کا ہی دوسرا نام رجم ہے جس کی تفصیل احادیث اور سنت نبوی سے معلوم ہوتی ہے۔ (جس طرح نماز کی رکعتوں کی تفصیل احادیث اور سنت سے معلوم ہوتی ہے۔) اور یہ سزا شادی شدہ کی ہی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ اس فعل کا مرتکب ہو کر غیر شادی شدہ سے زیادہ جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس کی طرف قرآن مجید نے بھی ایک اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ غیر شادی شدہ زانی کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک۔ کہ ہر چیز کا ایک جوڑا خدا تعالےٰ نے بنایا ہے۔ جو اس کو چھوڑتا ہے وہ مشرک ہے۔ جیسے فرمایا ومن کل شیء خلقنا زوجین۔ اور اس کے بعد ہی بیان کیا۔ کہ ففروا الی اللہ یعنے روح کا جوڑا خدا تعالےٰ ہے۔ اس لئے اس کو نہ چھوڑو۔ اور جو اس کو کسی طرح چھوڑے گا۔ وہ مشرک ہوگا۔

اب مرد و عورت کا جوڑہ اللہ تعالےٰ نے بنایا ہے۔ جو ان دونوں میں سے اپنے جوڑا کو چھوڑتا ہے۔ وہ مشرک بنتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ شرک کا بیّن طور پر تعلق شادی شدہ سے ہی ہوتا ہے۔ اور وہی زیادہ مجرم بنتا ہے۔ اور غیر شادی شدہ کے ساتھ اس کا تعلق نسبتاً خفی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا جوڑا ابھی منصہ شہود پر نہیں آیا ہوتا۔ ممکن ہے کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو۔ کہ ہر دو قسم کے مجرمین کی سزا میں بہت فرق ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جیسا میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ شادی شدہ فریق کا قصور بہت زیادہ ہے۔ اور اسی لئے ان کی سزا بھی بہت سخت بیان فرمائی۔ لیکن غیر شادی شدہ کی سزا کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں جلاوطنی اور قتل کو ایک دوسرے کے قائمقام ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ فرمایا ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم (نساء) کہ خواہ تم اپنے نفسوں کو قتل کرو۔ خواہ اپنے ملک سے جلاوطن ہو جاؤ تو اس بات کے پیش نظر غیر شادی شدہ کی سزا ان کے جرم کے مقابل ایک اہم سزا ہو جاتی ہے۔ اور اس کا

اس نے سال شادی شدہ کی سزا کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

الغرض ایک طبقہ کی سزا کو صریحاً واضح الفاظ میں بیان کر دیا۔ اور دوسرے طبقہ کی سزا کو صریحاً بیان نہ فرمایا۔ بلکہ اس کو اشارات کے ساتھ ادا کیا۔ تا استدلال بالاولیٰ کے ذریعہ سے سمجھا جا سکے۔ اور اس میں یہ حکمت رکھی کہ تا سمجھا جائے۔ کہ شادی شدہ کا اس جرم کا مرتکب ہونا گویا ناممکن ہے اور یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان میں سے کوئی ایسے فعل کے قریب جائے گا۔ لیکن ساتھ ہی اشارۃً فرما دیا۔ کہ جو اس کا مرتکب ہو گا۔ وہ ایسی سزا کا مستوجب ہو گا۔ جو نہایت ہی عبرتناک ہو گی۔ اور اس طرح بعض مضامین کو ادا کرنا قرآن مجید کے طرز بیان اور فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہے۔

خاکسار۔ نور الحق مولوی فاضل
واقف تحریک قادیان

تشخیص بجٹ سال ۱۹۴۳-۴۴ء ۱۳۲۲-۲۳ ہش کے متعلق ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو سال حال کا بجٹ تشخیص کر کے بھجوانے کے لئے بجٹ کے فارم ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن میں مفصل ہدایات درج ہیں۔ سیکرٹری صاحبان مال کو چاہیئے۔ کہ ان ہدایات کی پابندی کرتے ہوئے جس قدر جلد ممکن ہو ان فارموں کو پُر کر کے واپس بھجوا دیں۔ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایک خانہ میں دو نام درج کئے جائیں۔ تاکہ فارم کم خرچ ہوں۔ نیز انسپکٹر صاحبان بیت المال کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے بجٹ فارموں کے جلد بھجوانے میں ہر ممکن مدد دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

الحرکۃ الاحمدیۃ فی الدیار العربیۃ

رپورٹ بابت فروری تا اپریل

رسالہ البشریٰ

عرصہ ہذا میں رسالہ البشریٰ کے چار نمبر شائع کئے گئے۔ اس سال رسالہ البشریٰ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے آٹھ سال بخیر و خوبی خدمت سلسلہ ادا کر کے نویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ اور اس خدمت کے ادا کرنے کے لئے جو سلسلہ کی طرف سے اس کے سپرد کی گئی ہے ہمہ تن ساعی ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ھذہ التوفیق۔ اگرچہ موجودہ جنگ کی وجہ سے قلت کاغذ اور گرانی اشیاء انتہا تک پہونچ چکی ہے۔ اور واللّٰہ اعلم ابھی کس قدر اور حوادث زمانہ سے دوچار ہونا پڑے گا۔ تاہم اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔ کہ وہ ہماری اس کاغذ کی کشتی کو سیل آفات سے اپنے فضل سے نجات عطا فرمائے گا۔ اور غیب سے ایسے سامان پیدا فرمائے گا۔ کہ ہم اس کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک نہایت آسانی اور سہولت سے پہونچا سکیں۔

اشتہارات و کتب

عرصہ زیر رپورٹ میں چار نئے اشتہارات نداء المنادی۔ الوصیۃ النبویۃ۔ ادائیگی چندہ عام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعلان۔ امیر المومنین یدعوکم للانفاق فی سبیل اللّٰہ۔ (تحریک جدید سال نہم کا اعلان) دو ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ اور جماعتوں کو ارسال کئے گئے۔

نیز ۲۰۰ کے قریب دیگر احمدیہ لٹریچر کتب و اشتہارات و اخبارات وغیرہ بذریعہ ڈاک باہر بھیجے گئے۔

زائرین دار التبلیغ و ملاقاتیں

۷۵ اشخاص جو مختلف طبقات سے تعلق رکھتے تھے۔ دار التبلیغ میں آئے۔ ان سے حسب موقعہ مکمل گفتگو کی گئی۔ اور دعوت سلسلہ ان کو پہونچائی گئی۔

۵۔ اشخاص کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ دعوت سلسلہ پہونچائی گئی۔ نادر احمدیہ لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری مساعی کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

خطبات و اجتماعات

بارہ خطبات جمعہ پڑھے گئے۔ جن میں دس حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات تھے۔ اور دو مقامی ضرورتوں کے ماتحت مختلف امور پر مشتمل تھے۔

حیفا و کبابیر میں باقاعدہ ہفتہ وار اجتماعات ہوتے رہے۔ ہر ایک میں خاکسار شامل ہوتا رہا۔ ان میں بذریعہ تقاریر مختلف امور پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔ چندہ عام باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے وصایا کرنے۔ داڑھی رکھنے تحریک جدید کے چندوں میں خاص طور پر زیادتی کرنے۔ اور اس سال خاص طور پر تبلیغی جد و جہد کو وسیع کرنے کے متعلق خاص طور پر زور دیا جاتا رہا۔

تعلیم و تربیت

مذکورہ بالا خطبات کے علاوہ کبابیر میں تفسیر کبیر سے سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ الشعراء۔ جماعت حیفا میں سورۃ یوسف کا عربی میں ترجمہ کر کے احباب کو سنایا جاتا رہا۔ تین احباب کو خاص طور پر تبلیغی نوٹ دیئے جاتے رہے۔

تحریک جدید

سال رواں کے شروع میں تحریک جدید کے سال نہم کا اعلان ہوا۔ اس پر حضرت اقدس کے فرمودہ خطبات کی بنا پر خاص طور پر جد و جہد کی گئی۔ مصلحا الکبابیر نے اس تحریک میں اس سال خاص طور پر ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی۔ اور فاستبقوا الخیرات کا عملی نمونہ دکھایا گزشتہ سال اہل بلاد عربیہ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ سو فیصدی پورا ہوا۔ سال نہم کے لئے اس وقت تک پونے چار ہزار روپیہ کے وعدے ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار روپیہ اس وقت تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروایا جا چکا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات نہایت خوشکن اور قابل ذکر ہے۔ کہ آج تک اس قدر نقد روپیہ کسی تحریک میں بھی بلاد عربیہ کے احباب کی طرف سے جمع نہیں ہوا نیز گزشتہ سال سے من حیث الجماعت تین چارگُن زیادہ قربانی کرنے کی مثال بیرون ہند کے صرف مقامی احباب پر مشتمل جماعتوں کی طرف سے جن کی مادری زبان اردو نہیں۔ جو بلاواسطہ حضرت اقدس کے روح القدس سے فرمودہ خطبات اور تقاریر سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ اور یومنون بالغیب کے مصداق ہیں۔ اور قادیان دارالامان سے ہزاروں میل دور ہیں میرے خیال میں شاید یہ پہلی مثال ہو۔ واللہ اعلم

لیکن یہ سب کچھ اس کمال کی وحی ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء ہی کی تصدیق اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانی تاثیرات اور دعاؤں اور توجہ ہی کی برکت ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت ہائے بلاد عربیہ کو اپنے وعدے سو فی صدی پورا کرنے کی جلد از جلد توفیق عطا فرمائے۔ اور آئندہ سال میں اس سے بھی زیادہ قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی نعمتوں سے ان کو مالا مال کرے۔ اور ان کے بلاد کو بھی جلد سے جلد نور احمدیت سے منور کرنے کے اسباب پیدا فرمائے۔

خط و کتابت

عرصہ ہذا میں خاکسار نے مختلف امور پر مشتمل ۴۱ خطوط اپنے ہاتھ سے لکھ کر ارسال کئے۔

نومبائعین

چھ اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

میری اہلیہ کی وفات

اس عرصہ میں حکمت ایزدی کے ماتحت خاکسار کی اہلیہ جو حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت خاکسار کے ہمراہ یہاں آئی تھی۔ اور موصیہ اور نہایت نیک نمونہ رکھتی تھی۔ تقریباً پونے پانچ سال یہاں گزار کر بتاریخ ۲۲ صفر ۱۳۶۲ھ صرف دو تین روز بیمار رہ کر۔ اور تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر اس جہان سے انتقال کر گئی۔ اور اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ اور اب بلدہ احمدیہ کبابیر۔ جبل الکرمل حیفا کے مقبرہ میں مدفون ہے۔ اور

اپنے امام و پیشوا کی نصیحت ؎
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خون سینچے بغیر نہ پنپینگے
اس راہ میں جان کی کیا پروا ہے جاتی ہے تو جانے دو

پر عمل کر چکی ہے۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا وادخلھا فی جنت النعیم۔ وانا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی بیماری اور وفات پر برادران کبابیر وحیفا اور احمدی بہنوں نے خاص طور پر حق اخوۃ وہمدردی کا نمونہ دکھایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مرحومہ کی غریب الوطنی کی حالت میں وفات سے خاکسار کیلئے بظاہر مشکلات کا ایک نیا باب کھل گیا ہے۔ لیکن ؎
یارب مرا بہر قدمم استوار دار
واں روز خود مبادکہ عہد تو بشکنم

بالآخر درخواست دعا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار خادم المخلص محمد شریف احمدی المبشر الاسلامی الاحمدی بالدیار العربیہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

مسجد احمدیہ سرینگر کیلئے چندہ کی رقوم

چوہدری عبد الواحد صاحب مدیر اعلیٰ "اصلاح" نے امسال ریاست بہاولپور۔ اضلاع ملتان۔ ڈیرہ غازیخاں۔ میانوالی۔ مظفر گڑھ وغیرہ میں مسجد احمدیہ سرینگر کے چندہ کی فراہمی کے لئے دورہ کیا تھا۔ بعض احباب نے بعد میں رقوم بھجوانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ ہم اب مہمان خانہ کی تعمیر شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں انشاء اللہ۔ سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے کی رقم جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمادیں۔

چونکہ گندم کی فصل کی کٹائی ہو چکی ہے۔ اس لئے زمیندار احباب کی خدمت میں خاص طور پر گذارش ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ بلکہ خدائے تعالیٰ کے فضلوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے زائد رقوم بھی ارسال کریں۔ چندہ کی رقوم میرے نام حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئیں:۔

(خلیفہ) عبد الرحیم پریذیڈنٹ احمدیہ مسجد کمیٹی سرینگر (کشمیر)

اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ درازی عمر کے حصول کے لئے بطور صدقہ اعلان کرتا ہوں کہ ۱۵ جون سے ۱۵ جولائی ۱۹۴۳ء تک ایک ماہ کے لئے قادیان اور بیرونجات کے ہر مذہب ملت کے نادار غریب مریض خاکسار سے مشورہ وعلاج اور دوا مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

خط وکتابت اور خرچ ڈاک بذمہ مریض ہوگا۔

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی ایم۔ بی۔ ایچ۔ ریلوے روڈ قادیان

وصیتیں!

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۳۱ منکہ پیر محمد ولد محمد بخش قوم جٹ پنوں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت شروع نومبر ۱۹۳۲ء ساکن نسوداں۔ سوہل خورد ڈاکخانہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اسوقت والد صاحب کی زندگی میں منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ سوائے میری ماہوار تنخواہ کے جو مبلغ اٹھارہ روپیہ ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں تا زیست اس حصہ $\frac{1}{10}$ ماہوار آمد کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری وفات پر اگر کوئی متروکہ میرا ثابت ہوگا۔ تو بھی اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور میں اپنی آمد اور جائیداد کی کمی بیشی کی اطلاع انشاء اللہ تعالیٰ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں دیتا رہونگا۔ العبد:۔ پیر محمد ولد محمد بخش ضلع گجرات) حال مقیم انبالہ چھاؤنی ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ بی کمپنی پلاٹون نمبر ۱۱ سپاہی نمبر ۲۳۲۲۵ پیر محمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ خاکسار فضل الٰہی عفی اللہ عنہ مہاجر قادیان۔ حال مذہبی استاد $\frac{15}{15}$ پنجاب رجمنٹ وسیکرٹری تعلیم وتربیت انجمن احمدیہ ہذا چھاؤنی انبالہ۔ گواہ شد:۔ صوبیدار عبد الوہاب پریذیڈنٹ ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی بقلم خود۔

نمبر ۶۷۳۲ منکہ محمد شریف ولد غلام محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کلیان پور چک ۲۴۳ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی اسوقت مبلغ اٹھارہ روپیہ ۱۸/- ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمدنی کا $\frac{1}{10}$ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے پر اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کی بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا دوں تو وہ میری جائیداد میں سے منہا کی جاویگی۔ فقط

العبد:۔ محمد شریف ولد غلام محمد ضلع لائلپور۔ حال مقیم انبالہ چھاؤنی $\frac{15}{15}$ پنجاب رجمنٹ۔ بی کمپنی۔ پلاٹون نمبر ۱۱ لانس نائک نمبر ۲۲۲۴۹ محمد شریف بقلم خود۔ گواہ شد:۔ خاکسار فضل الٰہی عفی اللہ عنہ مہاجر قادیان حال مقیم مذہبی استاد $\frac{15}{15}$ پنجاب رجمنٹ احمدیہ کمپنی وسیکرٹری تعلیم وتربیت چھاؤنی انبالہ ۲۱-۴-۴۳ گواہ شد:۔ خاکسار غلام حسین اوورسیر جنرل سروس کمپنی قادیان۔

نمبر ۶۷۳۳ منکہ چوہدری ثناء اللہ ولد چوہدری شکر اللہ خاں صاحب قوم جٹ بٹر پیشہ کاشتکاری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۵ء ساکن کرتو ڈاکخانہ کرتو ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میرے دو اور بھائیوں کے ساتھ مشترکہ ہے جنکا نام چوہدری عنایت اللہ خان صاحب و چوہدری عطاء اللہ خان صاحب ہیں۔ ہماری مشترکہ کل زمین چھتیس گھماؤں ہے۔ اور میرے حصہ میں بارہ گھماؤں زمین ہے۔ جس میں سے میں نے اپنی تین ہمشیرہ صاحبان کو چار گھماؤں زمین بحکم شریعت دیدی ہے۔ باقی میرے حصہ زمین آٹھ گھماؤں ہے۔ اور دو مکان مشترکہ ہیں۔ جن کا نیسرا حصہ میری ملکیت میں ہے۔ اور کل زمین کی قیمت اسوقت چودہ ہزار چار سو ہے۔ اس میں سے میری ملکیت جو آٹھ گھماؤں کی ہے۔ اس کی قیمت مبلغ تین ہزار دو سو روپیہ

اور دکانوں کی قیمت کل تقسیم تین سو روپے ہے۔ اسمیں میرے حصہ کی قیمت ہے جوکہ کل قیمت نو سو روپیہ دو دکانوں کی بھی ہے میرے پاس مال موشی جو اسوقت میں انکی قیمت کل تین سو روپیہ ہوتا ہے اب میرے حصے میں جو تیسرے حصہ کا مالک ہوں کل میزان تین ہزار آٹھ سو روپیہ ہے جس کا نصف ایک ہزار نو سو روپیہ ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کی قیمت تین ہزار آٹھ سو روپیہ ہے اس کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اسکے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد اور ثابت ہو۔ اس کا بھی دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کا اقرار کرتا ہوں اور اسکا مالک انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ چوہدری شاہ دین احمدی ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ احمدی امیر جماعت شاہ مسکین۔ گواہ شد:۔ ملک گلاب الدین احمدی اہل دار العلوم قادیان شریف گواہ شد:۔ حکیم محمد الدین شاہ بقلم خود شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ

نمبر ۶۷۲۳ منکہ ہاجرہ بی بی زوجہ چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن دارالسعتہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۳/۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں۔ زیور ونقدی مالیت یکصد روپیہ ہے۔ اسکی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ وفات کے وقت اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مہر خاوند کی طرف سے وصول ہو چکا ہوا ہے۔ مورخہ ۵ رمئی ۱۹۴۳ء۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا ہاجرہ بی بی اہلیہ چوہدری رحمت اللہ صاحب دارالسعتہ قادیان۔ گواہ شد:۔ خواجہ معین الدین محلہ دارالسعتہ۔ گواہ شد:۔ محمد سعید اللہ محلہ دارالسعتہ۔

نمبر ۶۷۲۸ منکہ مرزا محمد شریف بیگ ولد مرزا حاکم بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء بروز جمعۃ المبارک حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے پاس اس وقت مبلغ تیرہ صد روپیہ نقد بنک میں جمع ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو نقد ادا کر دونگا (۲) میری تنخواہ اسوقت مبلغ -/۸/۱۶۲ روپیہ ماہوار ہے جس میں سے علاوہ انکم ٹیکس۔ پراویڈنٹ فنڈ مبلغ -/۱۵ روپیہ ماہوار منہا ہوتا ہے۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور آئندہ جو جائیداد میری منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۳) جو رقم جائیداد پیدا شدہ پر بمد وصیت ادا ہوتی رہیگی۔ وہ رقم حصہ وصیت سے منہا تصور ہوگی (۴) میرے مرنے کے بعد جو جائیداد علاوہ قرض وغیرہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مرزا محمد شریف بیگ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل، قصور ۴۳/۴/۳۰ گواہ شد:۔ مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب۔ گواہ شد:۔ مرزا محمد صدیق بیگ سینٹری انسپکٹر قصور

نمبر ۶۷۳۰ منکہ احمد مسعود نصر اللہ خاں (چوہدری) ولد چوہدری احمد شکر اللہ خاں صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ڈسکہ کلاں ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۳/۴/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔ میری موجودہ آمدن مبلغ اٹھارہ روپیہ ماہوار ہے۔ اور جسقدر بھی مجھے جیب خرچ ملتا رہیگا میں ان سب کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرتا رہونگا۔ اور میری وفات کے بعد جو میری جائیداد ... رہیگا۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرادونگا۔ تو وہ میری جائیداد میں سے منہا کیا جائے گا۔ العبد:۔ احمد مسعود نصر اللہ خان ولد چوہدری شکر اللہ خان ...

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

اٹاوا۔ ۱۰ ؍جون۔ وزیر اعظم کینیڈا نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے ایک خاص فورس قائم کر دی ہے۔ جس کی خاص مقصد یہ ہے کہ دریائے سینٹ لارنس میں جرمن آبدوزوں کی سرگرمی کا مقابلہ کیا جائے۔ توقع ہے کہ امسال اس علاقہ میں جرمن آبدوزوں کی سرگرمی بڑھ جائے گی۔

واشنگٹن ۱۰ ؍جون۔ وزیر بحر امریکہ نے ایک تقریر میں کہا کہ دو سال پیشتر پہل دشمن کے ہاتھ میں تھی۔ اب پہل ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اب بحرالکاہل میں جس جگہ بھی ہمارا دل چاہتا ہے۔ ہم حملہ کر دیتے ہیں۔ اس وقت دشمن کے خلاف آٹھ محاذوں پر لڑ رہے ہیں۔ یہ لڑائیاں مغربی اٹلانٹک شمالی اٹلانٹک۔ مشرقی اٹلانٹک۔ جنوبی اٹلانٹک۔ جنوب مغربی بحرالکاہل۔ بحیرۂ روم روس اور چین کے محاذوں پر لڑی جا رہی ہیں۔ ان میں چھ محاذ ایسے ہیں جو سمندری محاذ کہلاتے ہیں۔ ان محاذوں پر ایسی لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ کہ آج تک دنیا کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

واشنگٹن ۱۰ ؍جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال کے اخیر تک امریکہ کی جنگی صنعتوں میں ایک کروڑ ۸۵ لاکھ عورتوں کی ضرورت پڑے گی۔
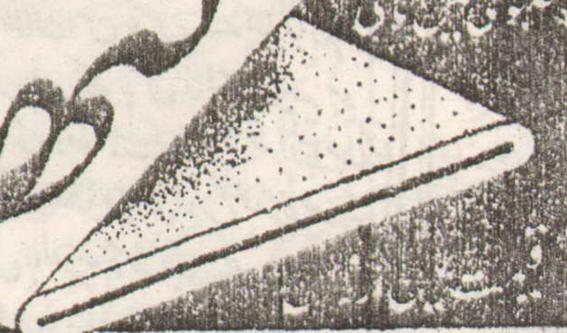
لنڈن ۱۰ ؍جون۔ نائب وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ ایران اتحادیوں کے لئے تیل کی بہت بڑی مقدار فراہم کر رہا ہے۔ اتحادیوں نے ایران میں بہت سی سڑکیں اور ریلیں بنائی ہیں۔ جنگ کے اختتام پر ان ریلوے سٹیشنوں کو اکھاڑا نہیں جائیگا۔ جنہیں اب اتحادی استعمال کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ ریلوے لائنیں دوستی کے اظہار کیلئے ایران کو دیدی جائینگی۔

امرتسر ۱۰ ؍جون۔ اکالی کارکنوں کی ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ لاہور کے ان چند ہندو اخباروں کے خلاف ایک مہم شروع کی جائے۔ جو ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان اختلافات کی خلیج پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سیالکوٹ ۱۰ ؍جون۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان گلمرگ (کشمیر) جاتے ہوئے کل سیالکوٹ پہنچے آپ کو یہاں ایک چائے کی دعوت دی گئی۔

چنگکنگ ۱۲ ؍جون۔ چینی فوجوں نے صوبہ ہوپی کی ایچنگ کے آخری جاپانی اڈے کو بھی گھیر لیا ہے۔ یہ جاپان کا ایک اہم اڈہ ہے۔ اس جگہ سے براہ راست ٹوکیو پر بمباری کی جا سکتی ہے۔

بوئنس آئرس ۱۲ ؍جون۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں نے ارجنٹائن کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۰ ؍جون۔ امریکہ کے ایک اخبار میں سلطان ابن سعود کا یہ بیان شائع ہوا ہے کہ عنقریب فلسطین کو آزاد ممالک میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ارض مقدس کو یہودیوں کا مسکن بنانا غلطی ہے۔

کلکتہ ۱۰ ؍جون۔ انڈین ریڈ کراس کی وساطت سے تیس لاکھ خط جنگی قیدیوں کو جاپان اور مقبوضہ جاپانی علاقوں میں تقسیم کئے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت جاپان نے جنگی قیدیوں کو خط لکھنے کی مراعات دینے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ جاپان میں جو شہری نظربند ہیں وہ ہر ماہ ایک خط لکھ سکتے ہیں۔ جو ایک سو لفظوں سے زیادہ نہ ہو۔

لنڈن ۱۰ ؍جون۔ ہٹلر نے یورپی قلعے کی حفاظت کے لئے تمام یوبوٹوں کو واپس جرمنی پہنچ جانے کا حکم دیدیا ہے۔ چنانچہ بحر اوقیانوس میں جس قدر یوبوٹیں تھیں۔ وہ جرمنی کے بحری اڈوں میں پہنچ گئی ہیں ان یوبوٹوں کو ایسے مقامات پر متعین کیا گیا ہے جہاں اتحادیوں کے حملوں کا خطرہ ہے۔ خاص طور پر لا پیلس۔ لوریاں، ہالینڈ کے کنارے اور راٹرڈم میں بہت سی یوبوٹیں جمع ہو گئی ہیں۔

ماسکو ۱۲ ؍جون۔ روسی طیارے برابر کئی راتوں سے جرمنی کے اہم روسی ہوائی اڈوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ کل اس بمباری میں ۷۰۰ روسی طیاروں نے حصہ لیا۔ قریباً ڈیڑھ سو جرمن طیارے زمین پر ہی برباد کر دئے گئے۔ روسیوں کے ۱۹ ہوائی جہاز کام آئے۔

اطالوی جزیرہ پنٹے لیریا پر اتحادیوں کا قبضہ

لنڈن ۔ ۱۲ ؍جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجیں اٹلی کے اہم جزیرہ پنٹے لیریا پر قابض ہو چکی ہیں۔ جس وقت وہ وہاں اتریں اسوقت بہت بارش ہو رہی تھی۔ بائیس منٹ کے اندر اندر وہ جزیرہ میں منزل مقصود تک پہنچ گئیں۔ فوجیں برطانی بیڑے کی شدید گولہ باری کی آڑ میں اتریں۔ قریباً ساٹھ جرمن طیاروں نے برطانی بیڑے پر بمباری کی۔ لیکن ناکام رہے اور کسی جہاز کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ جزیرہ میں اطالوی سپاہیوں نے معمولی سا مقابلہ کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتھیار ڈالنے کا حکم ان کو دیر سے ملا۔ مسٹر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس جزیرے پر ہمارا قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔ ہمارا مقصد اٹلی کو غلام بنانا نہیں۔ بلکہ فسطائیت کے پنجہ سے رہائی کے بعد اسے بالکل آزادی ہو گی۔ مسولینی نے محض ذاتی اقتدار کیلئے اٹلی کو جنگ کی آگ میں جھونک دیا۔ پنٹے لیریا پر قبضہ کے بعد اب اتحادی فوجیں سسلی سے ۶۵ میل پر پہنچ گئی ہیں۔ سہ شنبہ کو جنرل آئزن ہاور اور امیر البحر کننگھم نے اپنی آنکھوں سے اس جزیرہ پر گولہ باری دیکھی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر۔